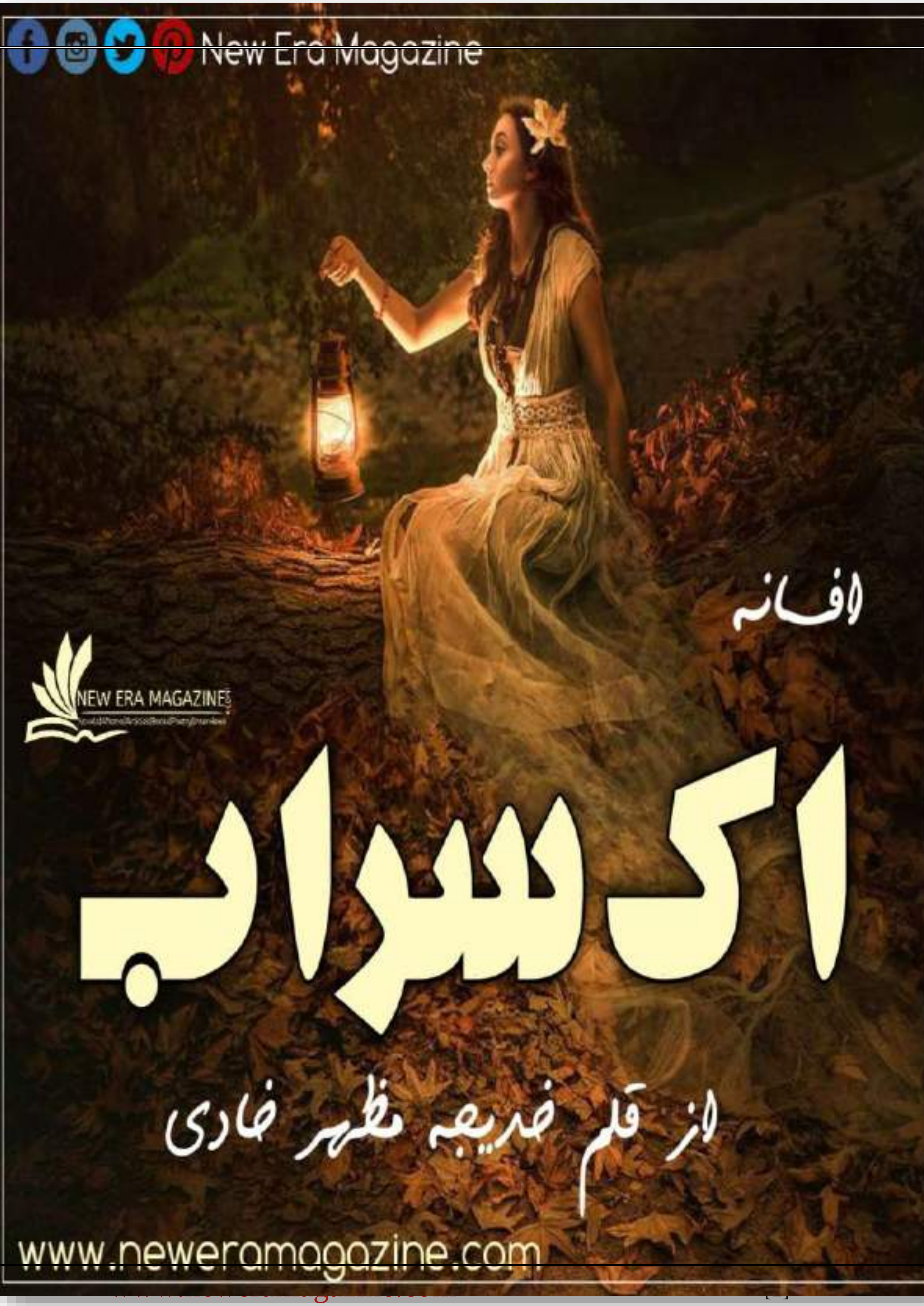
New Era Magazine
افسانہ
NEW ERA MAGAZINES
اک سراب
از قلم خدیجہ مظہر خادی
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اک سراب

از خدیجہ مظہر خادی

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز, افسانہ کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کرواناچاہیں تواردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

☆☆☆☆☆

آج زبردستی اسکی امی نے اسے دوا دی تھی. پچھلے پانچ دنوں سے وہ بخار میں پھنک رہی تھی. نہ کچھ کھا رہی تھی اور نہ ہی دوا لینے پہ رضامند ہو رہی تھی.

"بیٹا کچھ کھاؤ گی نہیں تو آرام کیسے آئے گا. آج بھی تمہارے ابو اتنے پریشان کالج گئے ہیں" تابندہ بیگم نے بہت نرمی سے کہا.

اسکی سرخ آنکھیں اس بات کی گواہ تھیں کہ وہ آج پھر رات بھر روئی ہے ..

اس نے فقط سر جھکا دیا ...

"بیٹا کیا بات ہے. جو بھی پریشانی ہے مجھے بتاؤ ہم مل کے اسکا حل نکالیں گے. ایسے اندر ہی اندر گھلتی رہو گی تو ہم زیادہ پریشان ہوں گے. دیکھو کیا حالت بنا رکھی ہے" مائیں تو قہقہوں میں چھپی پریشانی بھی سمجھ جاتی ہیں اور وہ کیسے نہ سمجھتیں جب کہ یہاں تو بے بسی کی کھلی کتاب انکے سامنے تھی .

ہانی نے اک نظر اٹھا کے اپنی شفیق ماں کو دیکھا اور اسکی آنکھوں کی لالی دیکھ کے انکا دل کٹ کے رہ گیا .

پانچ دنوں سے نظریں چرا رہی تھی والدین سے اب اور کب تک چلتا یہ سب اب اس سے اور ضبط نہ ہوا ..

New Era Magazine

وہ رو دی اپنی ماں کے سامنے جو اسکی رازدار تھی مگر یہ راز چھپا کے اسنے بہت بڑی غلطی کی ....

"میں بہت بری ہوں امی بہت زیادہ بری ہوں" اس نے روتے ہوئے کہا

"نہیں میری شہزادی تم تو ہمارا مان ہو تم کیسے بری ہو سکتی ہو یقین ہو تم ہمارا محبت ہو ہماری، ہوا کیا ہے کچھ بتاؤ تو سہی" انہوں نے ہانی کو گلے سے لگاتے ہوئے کہا .

"نہیں امی میں بہت بری ہوں مجھ سے آپکا یقین آپکا مان ٹوٹ گیا میں نے بہت بڑا گناہ کیا ہے میں اللہ کے ساتھ ساتھ آپکی بھی مجرم ہوں امی" اب کہ ہانی کی ہچکی بندھ گئی.

اب اس نے سر انکی گود میں رکھا اور انہیں وہ سب بتا دیا جو پچھلے چھ ماہ سے چھپا رہی تھی ....

بے شک ماں باپ سے چھپ کے کی گئی خطائیں پوشیدہ نہیں رہتی کسی نہ کسی طریقے پتہ ضرور چلتی ہیں.... اب یہ اولاد پہ منحصر ہے کہ وہ خود بتائے یا نہیں... اور اب ہانی نے خود بتا دینا ہی مناسب سمجھا ..

اب بچا بھی تو کچھ نہیں تھا سب کچھ برباد ہو گیا تھا اسکے سچے جزبوں کو روند دیا گیا تھا ... اور تابندہ بیگم حیران پریشان اپنی بیٹی کو دیکھتی رہ گئیں اب اور کیا بھی کیا جا سکتا تھا جو ہونا تھا وہ تو ہو چکا تھا ..

سب کچھ انسان کے بس میں ہوتا ہے مگر ایک مخصوص وقت تک ....

×****** .... ******

"ہانی جلدی کرو مجھے دیر ہو رہی ہے" آصف صاحب نے ہانی سے کہا

اچھا ابو بس پانچ منٹ پلیز ز" اس نے کمرے سے ہی ریکویسٹ کی

"بیگم صاحبہ بیٹی کو بھی کچھ کہا کریں یا آپکا غصہ بس مجھ پہ ہی چلتا" انہوں نے جان بوجھ کے کہا .

"کمال ہے ہانی کے ابو میں نے کب غصہ کیا" انہوں نے مسکراتے ہوئے ان کے بازو میں گھڑی پہنائی اور کہا .

اتنے میں ہانی بھی آگئی اور دونوں باپ بیٹی روانہ ہوئے. ایک ہفتہ ہوا تھا ہانی کو یونی جوائن کئے ہوئے

Fsc مکمل کی اور بی ایس بائیو ٹیکنالوجی میں ایڈمیشن لیا .

تابندہ بیگم دروازے تک انہیں چھوڑنے آئیں اور سفر کی دعا پڑھ کے دونوں پہ پھونکی.

اور پھر صدقے کے پیسے الگ رکھے. شادی کے دو برس بعد آصف صاحب کا کالج جاتے ہوئے ایک معمولی سا ایکسیڈنٹ ہوا اور اسکے بعد سے تابندہ بیگم کا معمول بن گیا کہ ان

کے نکلتے ہی صدقے کے پیسے الگ رکھ دیتی اگر اورت سلیقہ شعار اور محبت واحترام کرنے والی ہو تو ہی گھر گھر بنتا نہیں تو دوسری صورت میں گھر کم اور جنگل زیادہ لگتا۔

شادی کو اکیس سال گزر چکے تھے اور آج بھی پیار میں کمی نہیں آئی تھی۔تابندہ بیگم انکا ہر کام اپنے ہاتھوں سے وقت پر کرتی تھیں اور انہیں بھی کبھی شکایت کا موقع نہیں ملا تھا البتہ اکثر اوقات تابندہ بیگم ناراض ہو جایا کرتی تھیں انکے دیر سے آنے کی وجہ سے...ایک ہی اکلوتی اولاد تھی ہانیہ آصف جس کی ہر خواہش پوری کرنا ہی ان دونوں کی خوائش تھی تینوں مل جل کے بہت پر سکون زندگی گزار رہے تھے ..

جب زندگی میں سکون ہو تو ہر پل جیا جاتا ہے

*****........................*****

"ہانی! تمہیں ایک بات بتاؤں؟" چھٹی کے بعد گیٹ کے نزدیک اپنے ابو کا انتظار کرتے ہوئے اپنی دوست عمارہ کے ساتھ چکر لگانا اسکا معمول تھا ..

"ہاں بولو.. تمہیں اجازت لینے کی ضرورت کب سے محسوس ہونے لگی؟" ہانی نے استفہامیہ انداز میں پوچھا۔دونوں فرسٹ ایئر سے ساتھ تھیں .

New Era Magazine

"نہیں ڈر لگتا تم ناراض نہ ہو جاؤ"اس نے چہرہ جھکا کے مصنوعی معصومیت سے کہا.

اس پہ ہانیہ نے زور سے قہقہہ لگایا اور کہا

"مجھے لگتا یہ اس سال کا سب سے بڑا جوک ہے " ..

اس پہ عمارہ بھی ہنسنے لگی

" تم یہی سمجھ لو"اس نے کندھے اچکا کے کہا

" اچھا جو بھی ہے بات بتاؤ"

"یار وہ میرا کزن ہے نا میتھس ڈیپارٹمنٹ میں تو اس نے کہا تھا کہ تم سے بات کروں اسکا دوست تم سے بات کرنا چاہتا ہے اسے غلط مت سمجھنا وہ ایسا ویسا لڑکا نہیں وہ تمہیں بہت چاہتا ہے تم نے شاید کبھی نوٹ نہ کیا ہو لیکن وہ تمہیں دیکھنے کے لئے تمہارے پیچھے پیچھے گھومتا ہے. اکثر وہ اپنی اہم کلاسز بھی مس کر دیتا ہے یار وہ تو دیوانہ بن چکا تمہارے لئے وہ چاہتا ہے کہ تم اس سے ایک دفعہ بات کر لو" .

یہ کیسی باتیں کر رہی تھی اسے کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا .

"وہ تم سے محبت کرتا ہے تم سے شادی کرنا چاہتا ہے ہانی وہ تم سے بے بنیاد باتیں کر کے وقت ضائع نہیں کرے گا وہ تو بس تم سے ایک دفعہ بات کرنا چاہتا ہے تمہیں تنگ نہیں کرے گا ہانی ایک دفعہ بس ایک دفعہ تم اس سے بات کر لو "

وہ اپنی ہی روانی میں کہتی گئی یہ دیکھے بغیر کہ ہانیہ کی کیا حالت ہو رہی ہے اسکا چہرہ سرخ ہو رہا تھا آگ کی طرح دہک رہا تھا ۔

"سٹاپ دس پلیز "اس نے چیخ کر کہا اور عمارہ اپنا سا منہ لے کر رہ گئی ۔

پہلی دفعہ اسکے سامنے کوئی ایسی بات کر رہا تھا۔اس سے پہلے کہ کچھ اور کہتی اسکے ابو اسے لینے آ چکے تھے اور وہ چلی گئی ۔

"کیا بات ہے بیٹا! تمہارا چہرہ اتنا سرخ کیوں ہے۔"اسے دیکھتے ہی انہوں نے کہا ۔

"کچھ نہیں ابو۔ شاید بخار ہو رہا سر میں درد ہے تھوڑا۔"اس نے بہانہ بنایا اور بائک پہ بیٹھ گئی اور گھر کی طرف روانہ ہوئے ۔

آج پہلی دفعہ انکا سفر اتنا خاموش گزرا ۔

نہ اس نے کچھ کہا نہ انہوں نے کچھ پوچھا ۔

****** .... ******

گھر جا کے بنا سلام کئے اپنے کمرے میں چلی گئی۔تابندہ بیگم کچن میں مصروف تھیں فوراً نکلیں اور انہیں سلام کیا بیگ پکڑا اور پانی لے آئیں ۔

"ہانی کو بخار ہے اسے دیکھو کوئی میڈیسن دو" انہوں نے گلاس پکڑتے ہوئے پریشانی سے کہا۔

"صبح تو بلکل ٹھیک تھی" تابندہ بیگم نے تشویش کا اظہار کیا۔

"ہاں لیکن ابھی بخار ہے اسے"

ان سے گلاس لیا اور بیٹی کے کمرے میں چلی گئیں۔ وہ آنکھیں بند کر کے لیٹی تھی۔

"ہانی بیٹا" کتنا سکون تھا اس آواز میں۔ اس نے آنکھیں کھول دیں۔

اب وہ ہانی کے پاس بیٹھ گئیں اور اسکے ماتھے پہ ہاتھ رکھا تو اسے بہت تیز بخار تھا۔

بیٹی کو بخار میں دیکھ کر ممتا تڑپ گئی ہانی نے انکا ہاتھ پکڑ لیا اور مسکراتے ہوئے کہا

"پریشان نہ ہوں امی شام تک ٹھیک ہو جائے گا"

"انشاءاللہ ضرور" ہانی نے انکے ہاتھ چومے۔

وہ ہانی کی پیشانی پہ بوسہ دیتے ہوئے کچن میں چلی گئیں۔

شام تک دوا لی اور بخار اتر گیا۔

****.........****

رات کو کچھ دیر والدین کے پاس کچھ دیر بیٹھنے کے بعد اپنے کمرے میں آگئی اب وہ عمارہ کی باتوں کو سوچنے لگی اس نے خود بھی کافی دنوں سے غور کیا تھا ایک لڑکا یونی میں جہاں وہ ہوتی تھی وہیں پایا جاتا تھا لیکن زیادہ توجہ نہیں دی تھی اس نے ....

اب وہ بکس لے کے بیٹھ گئی مگر پڑھنے کو دل نہیں کیا اور پھر وہی سوچنے لگی .

"امی کو بتا دینا چاہیئے "اس نے خود کلامی کی اور خود ہی اپنی تردید کی .

لیکن ساتھ ہی اس نے خود ہی کہا

"اس نے مجھے کچھ کہا تو نہیں تو کیوں بتاؤں میں خود ہی ہینڈل کرلوں گی کچھ اور کہا تو"

"ویسے بھی ایسی باتیں والدین کو تھوڑی بتائی جاتی ہیں"

انہی سوچوں میں غرقاں وہ اب آئینے کے سامنے کھڑی تھی .

آج اس نے خود کو اک الگ ہی نگاہ سے دیکھا تھا .

"کیا واقعی میں اتنی خوبصورت ہوں کہ کوئی میری اک جھلک دیکھنے کو ترسے ."خود کو بہت غور سے دیکھتے ہوئے اس نے سوچا .

خوبصورت موٹی جھیل سی کالی آنکھیں کوئی بھی ان میں کھو سکتا تھا دودھیا رنگ، گلابی ہونٹ جیسے پنکھڑی کوئی گلاب کی کون کافر دیوانہ نہ ہوا یسے حسن پہ

New Era Magazine

یوں ہی آئینے میں دیکھتے دیکھتے اسے احمر جو کہ اسکی پھو پھو کا بیٹا تھا اسکا خیال آیا جو بظاہر تو آنکھ اٹھا کے نہیں دیکھتا تھا مگر اکثر اس نے اسے چوری چوری دیکھتے دیکھا تھا. پھر اس نے موبائل دیکھا عمارہ کے ڈھیروں سوری کے میسجز آئے ہوئے تھے مگر اس نے اگنور کر دیا اور سو گئی ..

........*

اگلے دن یونی جا کے سارا دن اس نے عمارہ کو نہیں بلایا چھٹی تک وہ اسکی منتیں کرتی رہی .

"غصہ ختم بھی کر دو ہانی پلیز"

"تم نے ایسی بات ہی کیوں کی مجھ سے "

"وہ تو کزن کافی دنوں سے اصرار کر رہا تھا تو کر دی اب معاف کر دو پلیز ہانی "

نہیں تم سے بات ہی نہیں کرنی کبھی".

"آئندہ کبھی بات نہیں ہو گی اس بارے بس یہ غلطی معاف کر دو"

"اچھا کیا یاد کرو گی ہانیہ آصف نے تمہیں معاف کیا جا تجھے معاف کیا دل توڑنے والے" اب دونوں ہنسنے لگ گئیں .

"شکریہ ہانی آپکی یہ عنایت یہ ناچیز کبھی نہیں بھولے گی"

"اب زیادہ باتیں نہ بناؤاور ٹریٹ دو جو تمہیں معاف کیا" .

"اوکے میری جان بو حکم آپکا"

اب دونوں کارخ کینٹین کی جانب تھا .

اور وہ دو نگاہیں اسکا تعاقب کررہی تھیں ہانی بھی جانتی تھی اور عمارہ بھی ..

***** ..... ****

آصف صاحب کی ایک ہی بہن تھی جسے وہ بیٹیوں کی طرح چاہتے تھے لاھور میں مقیم تھی اور کوئی بھائی نہ تھا. دو سال قبل والد کا انتقال ہوا اور اسی غم میں چھماہ بعد والدہ بھی چل بسیں. بہن سمعیہ جسے پیار سے سومی کہتے تھے کے تین بچے تھے ایک بیٹی اور دو بیٹے بڑا بیٹا احمر علی انجینئیر نگ کررہا تھا اور یہ اسکا فائنل ائیر تھا دادا ابو کی خواہش تھی کہ ہانی سومی کی بہو بنے لیکن اس بات کا زکر کبھی ہانی کے سامنے نہیں ہوا. ہانی احمر سے بہت چڑتی تھی ہر بات پہ روک ٹوک کرنا تو جیسے وہ اپنا فرض سمجھتا تھا. احمر سے چھوٹی سائرہ بہت معصوم خوبصورت اور باادب تھی ہانیہ کی ہم عمر اور کلاس فیلو تھی اور آجکل پی ایم سی (pmc) سے dpt کررہی تھی دونوں کی گہری دوستی تھی اور سب سے چھوٹا شایان شرارتی اور ہانی کا کرائم پارٹنر.. آئی سی ایس کررہا تھا .

چھٹیوں میں دو چھوٹے بہن بھائی رہنے آتے تھے اور ان کے جانے کے بعد گھر ویران اور چڑیا گھر بن چکا ہوتا تھا .

****** ...... ******

وہی معمول کے مطابق دن گزرتے رہے ہر دن وہی دو آنکھیں اسے اپنے حصار میں لئے رکھتیں ہانی بھی ایک لڑکی تھی آہستہ آہستہ اس کی طرف مائل ہونے لگی ان دو آنکھوں کا بے تابی سے انتظار رہتا .

"ہانی کسے ڈھونڈ رہی ہو دھیان کہاں ہے تمہارا؟؟"آج تیسرا دن تھا وہ آنکھیں غائب تھیں اور ہانی کو عجیب الجھن ہو رہی تھی ..

"کچھ نہیں عمارہ.... میں بس ایسے ہی..... شاید طبیعت ٹھیک نہیں میری ".

ہانی نے طبیعت خرابی کا بہانہ بنایا... وہ پوچھ بھی نہیں سکتی تھی عمارہ سے کہ خود ہی اسکا ذکر کرنے سے منع کیا تھا خود کو بہت مضبوط کرنا چاہتی تھی کہ کسی بھی نا محرم کی بات کا دل پہ اثر نہ ہو مگر یہاں تو بات بھی نہیں ہوئی اور دل بے قرار تھا ..

"یااللہ یہ عمارہ خود ہی اسکی بات کرے "اس نے دل میں دعا کی

"تمہیں ایک بات بتاؤں ناراض نہ ہونا ہانی پلیز "عمارہ نے کہا ..

"ہاں بتاؤ نہیں ہوتی ناراض "ہانی نے بے صبری سے کہا.

New Era Magazine

"وہ اس لڑکے نے تمہارے لئے خود کشی کی کوشش کی کیوں کہ تم اس سے بات نہیں کرنا چاہتی تین دنوں سے وہ ہاسپٹل ایڈمٹ تھا کل ڈسچارج ہوا. یار پلیز ایک دفعہ اس سے بات کر لو."

ہانیہ کا دل زور سے ڈھرکنے لگا ..

"لیکن میں اس سے بات کیسے کروں؟"

"میرے پاس اسکا نمبر ہے تم بس ایک رفعہ بات کر لینا"

"امی سے کیا کہوں گی؟"

"امی کو نہ بتانا تم نے کونسا ہر روز اس سے بات کرنی ہے"

"ہاں یہ بھی ٹھیک ہے"

ہانیہ بہت دیر تک سوچتی رہی ...

انسان اپنی سوچوں کا غلام ہی رہتا ہے کبھی نفس حاوی ہوتا اور کبھی ضمیر

****........*****

گھر جا کے بھی وہ بہت دیر تک سوچتی رہی پھر اس نے عمارہ کو میسج کیا ..

New Era Magazine

"عمارہ میں اسے میسج نہیں کروں گی اس نے بات کرنی ہے تو اسے کہو خود میسج کرے ".

"اچھا میں کہتی ہوں" فوراً جواب آیا .

کچھ ہی دیر میں اسکا میسج آگیا ..

اور بات شروع ہو گئی پتہ ہی نہ چلا ایک گھنٹہ گزر گیا .

اب تو ہانیہ اسکی باتوں کی بھی دیوانی ہو گئ ...

" ہانیہ آپ نے فرقان جاوید کو اپنا دیوانہ بنا دیا جس نے کبھی لڑکیوں کو آنکھ اٹھا کے بھی نہ دیکھا تھا وہ آپ کے راستوں میں کھڑا ہوتا رہا کہ شاید کبھی نظر کرم ہو جائے "

اور ہانیہ ان باتوں سے شرما جاتی ..

***** .... ******

ایک دفعہ بات کرنی تھی مگر اب تو روز ہونے لگی ہر نیا دن اس کے لئے نئی مسرت و خوشی لے کر آتا اسے اپنا آپ بہت خاص لگنے لگا اسے محسوس ہوتا وہ کسی اور ہی دنیا میں ہے اب .. رات کو بہت دیر تک اس سے بات ہونے لگی والدین کے پاس بیٹھنا بہت کم

کر دیا آصف صاحب نے تابندہ بیگم سے کہا بھی کہ بیٹی پہ توجہ دو بہت کم بیٹھتی ہمارے پاس تو تابندہ بیگم نے کہا

"آپ کو پتہ تو ہے کہ پڑھائی کا کتنا برڈن ہوتا کیا کرے بیچاری "

مگر آصف صاحب کو کچھ اور ہی وہم ہو رہا تھا ...

"یونی جانے لگ گئی ہے میں تو کہتا ہوں کہ سومی سے بات کر کے احمر سے اسکا نکاح پڑھوا دیں "

"کر دی نا روایتی مردوں والی بات ابھی پڑھ تو لینے دیں اسے "

"مرد کو روایتی مرد ہی ہنا چاہیے تابندہ بیگم تا کہ اپنے گھر کی عزت محفوظ رکھی جا سکے اولاد کو بے جا آزاد کر دیا جائے تو ایک دن بہت برا وقت دیکھنا پڑ جاتا"

"اللہ نہ کرے یہ کیسی باتیں کر رہے آپ "بے اختیار انہوں نے کہا .

"جی اللہ نہ کرے "آصف صاحب نے بھی کہا .

******* .... ********

فرقان بہت زد کرتا تھا کسی ریسٹورنٹ میں اس سے ملنے کی مگر وہ ہر بار انکار کر دیتی تھی یونی میں وہ ملنا نہیں چاہتا تھا اور باہر وہ جانا نہیں چاہتی تھی .

"میری جان اپنا دیدار ہی کروادو یار"

"میرے دیوانے یونی میں دیکھ تو لیتے ہو "

"نہیں نا اپنی پک بھیجو پلیز ہانی "

"نہیں فرقان پک نہیں بھیجوں گی میں "

دیکھو چار ماہ ہوگئے ابھی بھی آپکو مجھ پہ یقین نہیں"

"یقین ہے"

"تو پھر" ....

"تو پھر ہمارے تعلق کو چار ماہ ہوئے ہیں ابھی اور میرے والدین کو جو پچھلے بیس سالوں سے مجھ پہ یقین ہے اسکا کیا.... میمیں پہلے ہی انکا اعتبار توڑ رہی ہوں اور نہیں توڑنا چاہتی "

"ٹھیک ہے جیسے آپکی مرضی"

"فرقان"

"جی"

"میں بہت پریشان ہوں آپ کب بھیجیں گے گھر والوں کو"

"بس ایک سال اور انتظار کرلو میرا بی ایس کمپلیٹ ہو جائے پھر لے آؤں گا آپکو" ...

" صحیح "

"پریشان کیوں ہو ہانی میری جان "

"امی جان نے بتایا ہے کہ ابو نے میرا نکاح کزن سے کرنے کا فیصلہ کیا ہے "

" یہ نہیں ہو سکتا ہانی آپ بس میری ہیں آپ روکیں انہیں "

"ہاں میں روک لوں گی ابو میری ہر بات مانتے ہیں "

ایسا نہیں ہونا چاہئے کبھی نہیں میں تو مر جاؤں گا ہانی "

"اللہ نہ کرے آپکو کچھ ہو "

******* .... *******

فرقان کو نا جانے کیا ہوا تھا دیر سے ریپلائی آنے لگ گیا پہلے کی طرح وہ چاہت نظر نہ آتی ہانیہ نے بہت پوچھا تو اس نے بتایا کہ گھر میں کچھ مسائل چل رہے ہے تو اس لئے تھوڑا پریشان ہوں .

ہانیہ بھی پریشان رہنے لگ گئی امی سے اس نے کہا کہ میں نے ابھی نکاح نہیں کرنا لیکن اس کی امی نے کہا تمہارے باپ کا حکم ہے انہیں بہت مان ہے تم پہ کہ تم انکی بات نہیں ٹالو گی ...

ایک طرف باپ کا مان تھا تو دوسری طرف اپنی محبت کس کو اپنات ءکسے چھوڑتی...
مشرقی لڑکیاں زیادہ تر اپنے دل کے ارمان اپنے بزرگوں کی خاطر پس پشت ڈال کے
اپنی محبت کو پاؤں تلے روند کر سسکتے اور چیختے دلوں کے ساتھ بے بسی کی تصویر بنے
والدین کے مان کا تاج سر پہ سجائے رخصت ہو جاتی ہیں
ہانیہ کو سب کچھ ختم ہوتا نظر آیا اسے اپنی محبت کی قربانی دینی تھی اپنے گھر والوں کی
محبت کا پاس رکھنا تھا وہ تو محبت میں اندھی ہو چکی تھی اسے فرقان جاوید کے علاوہ کچھ
دکھائی ہی نہیں دیتا تھا اسے اگلی زندگی بہت مشکل نظر آئی اب اس نے خود بھی فرقان
سے بات کرنا کم کر دی اسے اب اس خواب کو اپنی آنکھوں سے نوچ کے کسی ویرانے
میں پھینک آنا تھا اس نے اپنے دل کا ہر وہ راستہ بند کرنا تھا جو فرقان جاوید تک جاتا تھا..
وہ بے بس ہو چکی تھی ...

****** .... ******

New Era Magazine

فروری کا مہینہ تھا اور وہ باغیچے میں اداس بیٹھی تھی اسے چاہیئے تھا کہ وہ اپنی ماں کو تو اس راز سے واقف کر دے مگر ہمت نہیں ہو رہی تھی. اس میں ہمت ختم ہو چکی تھی اب اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ گھر میں بتا دے گی فرقان بارے اپنی محبت بارے ...

فرقان سے بھی اس نے اصرار کیا کہ وہ بھی اپنے گھر بتائے اور اسکے گھر بھیجے فرقان نے بھی امید دلائی تھی کہ بہت جلد وہ یہ کرے گا .

اگلے ہی دن سمیعہ پھپھو آ گئی ہانیہ بہت اداس ہو گئی انکے آنے پہ پہلے والا جوش جزبہ سب ختم ہو گیا .

"ہانی مجھے کیوں لگتا ہے کہ تم ہمارے آنے سے خوش نہیں ہو" سائرہ نے رات کو اس سے شکایت کی

"نہیں یار تمہارا وہم ہے بھلا میں نے کیوں خوش نہیں ہونا" دل تو کہہ رہا تھا کہ کہہ دے ہاں تم لوگ چلے جاؤ اب میں نہیں برداشت کر سکتی تم لوگوں کا ادھر آنا .

اب فرقان سے بھی بات نہیں ہو سکتی تھی ان کے ہوتے ہوئے رات کو جب سائرہ سو جاتی تو وہ تھوڑی دیر بات کر لیتی اسکا دل چاہتا تھا کہ یہاں سے کہیں دور چلی جائے جہاں صرف فرقان ہو اور وہ ہو ...

New Era Magazine

لڑکیاں بھی کتنی عجیب ہوتی ہیں ایک اجنبی کی محبت کے لئے ماں باپ کی ڈھیروں محبتوں کو فراموش کردیتی ہیں ۔

****** ...... *****

آج 14 فروری تھی اور آج ہی ان لوگوں نے واپس چلے جانا تھا طے یہ ہوا تھا کہ دو ماہ بعد نکاح کردیا جائے گا ہانی کو جسم سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی مگر ابھی بھی اسے امید تھی کہ وہ ضد کرے گی تو ابو مان جائیں گے ۔

سائرہ آج اسے بہت مشکلوں سے بازار لے کر گئی تھی ۔ بادل نخواستہ اسے جانا پڑا واپسی پہ ریسٹورنٹ سے کھانا کھانے کی ضد کرنے لگی تو ہانی نے مان لی اسکی بات کھانے کو تو اسکا دل کرتا نہیں تھا آجکل مگر ایک خوشی تھی کہ آج وہ لوگ چلے جائیں گے ۔ ریسٹورنٹ میں سائرہ بار بار اسے کوئی نہ کوئی کپل دکھاتی تقریباً سب ہی سرخ جوڑوں میں ملبوس تھے ۔

"واہ ماشاءاللہ دیکھو ہانی کتنے خوبصورت ہیں دونوں "

"چھوڑو سائرہ یہ سب ہوتا رہتا یہاں "

"نہیں نہیں دیکھو تو سہی وہ اب اسے گلاب دے رہا ہے میں پک بنانے لگی "

ہانیہ کی بیک سائیڈ پہ وہ خوبصورت جوڑا بیٹھا تھا.. تصویر بن چکی تھی اور اب ہانیہ کو دکھائی جا رہی تھی

ہانیہ کو اپنی نظروں پہ یقین نہیں آیا آنکھوں کو جھپک کے دیکھا اسے لگا شاید کیمرے میں کوئی نقص ہے اس نے گردن گھما کے تصدیق کرنا چاہی نہ یہ نظروں کا دھوکہ تھا اور نہ ہی کوئی اور نقص سامنے اسکے اسکی کل کائنات یعنی اسکا فرقان بیٹھا تھا اور اس کے ساتھ بیٹھی لڑکی اب جس کے وہ ہاتھ پکڑ کے اپنے ساحرانہ لہجے میں بات کر رہا تھا وہ لڑکی بھی یونی کی ہی تھی ہانیہ جانتی تھی اسے کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ کی ٹاپر .

ہانیہ کو اک پل کو زمین پاؤں تلے سے سرکتی ہوئی محسوس ہوئی کیسے ممکن تھا یہ وہ تو محبت تھا اسکی محبت تھا وہ تو سب سے الگ تھا ایسا کیسے کر سکتا تھا اس کے ساتھ مگر ایسا ہو چکا تھا .

اس نے نکلتے ہی اسے میسج کیا

"فرقان "

"جی میری جان "

"کیا ہو رہا "

"کیا ہونا اپنی جان کی یادوں میں گھرا بیٹھا ہوں گھر میں بور ہو رہا ہوں" کیسے وہ یہ سب کر لیتا تھا۔

"آپ کیا کر رہی ہیں"

"اپنی کزن ساتھ McDonald's سے نکل رہی ہوں اس وقت"

"اچھا!!"

اس نے سائرہ سے وہ پک لے کر اسے سینڈ کی اور اس سے پہلے کہ وہ کوئی اور میسج کرتا اسے بلاک کر دیا۔

******.......... ******

اب اسے اسکی حقیقت کا علم ہو چکا تھا وہ سب خودکشی والا ڈرامہ تھا ناٹک تھا صرف اور صرف اسکی توجہ حاصل کرنے کے لئے، اب وہ جان گئی تھی کہ وہ اس سے یونی میں کیوں نہیں ملنا چاہتا تھا تاکہ اسکا مان قائم رہے جن لڑکیوں کو بے وقوف بنا رہا ہے ان پہ اسکا راز نہ کھلے، اب اسے سمجھ آئی تھی کہ کیوں وہ اسے دیر سے ریپلائی کرنے لگ گیا تھا.. کاش یہ سب کچھ پہلے معلوم ہو جاتا کاش .....

آج پانچ دن ہو گئے تھے وہ یونی نہیں جا رہی تھی اور آج اس نے اپنی ماں کو سب کچھ بتا دیا آصف صاحب جو اسکی خیریت دریافت کرنے آرہے تھے وہیں رک گئے مان ٹوٹ چکا تھا مگر انہیں ہمت سے کام لینا تھا یہاں انہیں روایتی مرد نہیں بننا تھا اپنی بیٹی کو حوصلہ دینا تھا۔ وہ آگے بڑھے اور ہانی کو گلے سے لگا لیا ..

"بیٹا تم نے ہمت سے کام لینا ہے اب تم سے جانے انجانے میں جو غلطی ہو گئی سو ہو گئی مگر میں تمہارے ساتھ ہوں۔ تم نے چپ نہیں رہنا اب یہ صرف تمہاری نہیں بلکہ تم جیسی اور لڑکیوں کی عزت کا بھی سوال ہے کچھ بھی ہو جائے اب تم اسے سب کے سامنے بے نقاب کرو گی۔ میں تمہارے ساتھ ہوں کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں "

دونوں ماں باپ اسے حوصلہ دے کے جا چکے تھے اور اب وہ خود سے عزم کر رہی تھی کہ وہ اسے سب لڑکیوں کے سامنے بے نقاب کرے گی چاہے اس کے لئے اسے بدنامی مول ہی کیوں نہ لینی پڑے ۔

" آنکھ کھلی تو منظر ڈھل گئے سارے خادی

اک عرصہ جو تیرے دھوکے میں جیا تھا"

پچھلے چھ ماہ سے وہ جو خواب دیکھ رہی تھی جس خواب کے پیچھے دیوانہ وار بھاگ رہی تھی آج اسے پتہ چلا کہ وہ خواب نہیں سراب تھا انتہائی خوفناک سراب ...

اور ہم سراب کے پیچھے بھاگتے بھاگتے حقیقی محبتوں کو فراموش کر دیتے ہیں

وہ جانتی تھی اس لڑکی کو وہ کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ کی لڑکی تھی اب اسے پتہ تھا کہ اسے کیا کرنا ہے اسے اس لڑکی کو بھی بچانا تھا اس درندے سے اور اسکے سراب سے اور اس جیسی باقی لڑکیوں کو بھی آگاہ کرنا تھا کہ خدارہ ان جھوٹی محبتوں کے پیچھے اپنے ماں باپ کو دھوکا نہ دو جو تمہاری قسمت میں لکھا جا چکا ہے وہ مل کے رہے گا ہر حال میں.اب اسے کسی کا ڈر نہیں تھا کہ دنیا کی اتنی بڑی طاقت اسکا باپ اسکے ساتھ تھا ...

اس نے اللہ سے معافی مانگی اور شکر ادا کیا کہ اسے اس سراب کی حقیقت کا علم ہو گیا ....

********* .... ****** اک سراب

خدیجہ مظہر

خادی

آج زبردستی اسکی امی نے اسے دوا دی تھی. پچھلے پانچ دنوں سے وہ بخار میں پھنک رہی تھی. نہ کچھ کھا رہی تھی اور نہ ہی دوا لینے پہ رضامند ہو رہی تھی.

New Era Magazine

"بیٹا کچھ کھاؤ گی نہیں تو آرام کیسے آئے گا. آج بھی تمہارے ابوا تنے پریشان کالج گئے ہیں" تابندہ بیگم نے بہت نرمی سے کہا.

اسکی سرخ آنکھیں اس بات کی گواہ تھیں کہ وہ آج پھر رات بھر روئی ہے ..

اس نے فقط سر جھکا دیا ...

"بیٹا کیا بات ہے. جو بھی پریشانی ہے مجھے بتاؤ ہم مل کے اسکا حل نکالیں گے. ایسے اندر ہی اندر گھلتی رہو گی تو ہم زیادہ پریشان ہوں گے. دیکھو کیا حالت بنا رکھی ہے" مائیں تو قہقہوں میں چھپی پریشانی بھی سمجھ جاتی ہیں اور وہ کیسے نہ سمجھتیں جب کہ یہاں تو بے بسی کی کھلی کتاب انکے سامنے تھی .

ہانی نے اک نظر اٹھا کے اپنی شفیق ماں کو دیکھا اور اسکی آنکھوں کی لالی دیکھ کے انکا دل کٹ کے رہ گیا .

پانچ دنوں سے نظریں چرا رہی تھی والدین سے اب اور کب تک چلتا یہ سب اب اس سے اور ضبط نہ ہوا ..

وہ رو دی اپنی ماں کے سامنے جو اسکی رازدار تھی مگر یہ راز چھپا کے اسنے بہت بڑی غلطی کی ....

"میں بہت بری ہوں امی بہت زیادہ بری ہوں" اس نے روتے ہوئے کہا

"نہیں میری شہزادی تم تو ہمارا مان ہو تم کیسے بری ہو سکتی ہو یقین ہو تم ہمارا محبت ہو ہماری، ہوا کیا ہے کچھ بتاؤ تو سہی "انہوں نے ہانی کو گلے سے لگاتے ہوئے کہا .

"نہیں امی میں بہت بری ہوں مجھ سے آپکا یقین آپکا مان ٹوٹ گیا میں نے بہت بڑا گناہ کیا ہے میں اللہ کے ساتھ ساتھ آپکی بھی مجرم ہوں امی "اب کہ ہانی کی ہچکی بندھ گئی.

اب اس نے سر انکی گود میں رکھا اور انہیں وہ سب بتادیا جو پچھلے چھ ماہ سے چھپا رہی تھی ....

بے شک ماں باپ سے چھپ کے کی گئ خطائیں پوشیدہ نہیں رہتی کسی نہ کسی طریقے پتہ ضرور چلتی ہیں....اب یہ اولاد پہ منحصر ہے کہ وہ خود بتائے یا نہیں...اور اب ہانی نے خود بتادینا ہی مناسب سمجھا ..

اب بچا بھی تو کچھ نہیں تھا سب کچھ برباد ہو گیا تھا اسکے سچے جزبوں کو روند دیا گیا تھا ...

اور تابندہ بیگم حیران پریشان اپنی بیٹی کو دیکھتی رہ گئیں اب اور کیا بھی کیا جا سکتا تھا جو ہونا تھا وہ تو ہو چکا تھا ..

سب کچھ انسان کے بس میں ہوتا ہے مگر ایک مخصوص وقت تک ....

×****** .... ******

"ہانی جلدی کرو مجھے دیر ہو رہی ہے "آصف صاحب نے ہانی سے کہا

اچھاابو بس پانچ منٹ پلیز ز"اس نے کمرے سے ہی ریکویسٹ کی

"بیگم صاحبہ بیٹی کو بھی کچھ کہا کریں یا آپکا غصہ بس مجھ پہ ہی چلتا"انھوں نے جان بوجھ کے کہا .

"کمال ہے ہانی کے ابو میں نے کب غصہ کیا"انہوں نے مسکراتے ہوئے ان کے بازو میں گھڑی پہنائی اور کہا .

اتنے میں ہانی بھی آگئی اور دونوں باپ بیٹی روانہ ہوئے.ایک ہفتہ ہوا تھا ہانی کو یونی جوائن کئے ہوئے

Fsc مکمل کی اور بی ایس بائیو ٹیکنالوجی میں ایڈمیشن لیا .

تابندہ بیگم دروازے تک انہیں چھوڑنے آئیں اور سفر کی دعا پڑھ کے دونوں پہ پھونکی. اور پھر صدقے کے پیسے الگ رکھے. شادی کے دو برس بعد آصف صاحب کا کالج جاتے ہوئے ایک معمولی سا ایکسیڈنٹ ہوا اور اسکے بعد سے تابندہ بیگم کا معمول بن گیا کہ ان کے نکلتے ہی صدقے کے پیسے الگ رکھ دیتی اگر اورت سلیقہ شعار اور محبت واحترام کرنے والی ہو تو ہی گھر گھر بنتا نہیں تو دوسری صورت میں گھر کم اور جنگل زیادہ لگتا. شادی کو اکیس سال گزر چکے تھے اور آج بھی پیار میں کمی نہیں آئی تھی.تابندہ بیگم انکا

ہر کام اپنے ہاتھوں سے وقت پر کرتی تھیں اور انہیں بھی کبھی شکایت کا موقع نہیں ملا تھا البتہ اکثر اوقات تابندہ بیگم ناراض ہو جایا کرتی تھیں انکے دیر سے آنے کی وجہ سے...ایک ہی اکلوتی اولاد تھی ہانیہ آصف جس کی ہر خوائش پوری کرنا ہی ان دونوں کی خوائش تھی تینوں مل جل کے بہت پر سکون زندگی گزار رہے تھے ..

جب زندگی میں سکون ہو تو ہر پل جیا جاتا ہے

*****........................*****

"ہانی ! تمھیں ایک بات بتاؤں ؟" چھٹی کے بعد گیٹ کے نزدیک اپنے ابو کا انتظار کرتے ہوئے اپنی دوست عمارہ کے ساتھ چکر لگانا اسکا معمول تھا ..

"ہاں بولو.. تمھیں اجازت لینے کی ضرورت کب سے محسوس ہونے لگی ؟." ہانی نے استفہامیہ انداز میں پوچھا. دونوں فرسٹ ایئر سے ساتھ تھیں .

"نہیں ڈر لگتا تم ناراض نہ ہو جاؤ" اس نے چہرہ جھکا کے مصنوعی معصومیت سے کہا.

اس پہ ہانیہ نے زور سے قہقہہ لگایا اور کہا

"مجھے لگتا یہ اس سال کا سب سے بڑا جوک ہے" ..

اس پہ عمارہ بھی ہنسنے لگی

" تم یہی سمجھ لو"اس نے کندھے اچکا کے کہا

" اچھا جو بھی ہے بات بتاؤ"

"یار وہ میرا کزن ہے نا میتھس ڈیپارٹمنٹ میں تو اس نے کہا تھا کہ تم سے بات کروں اسکا دوست تم سے بات کرنا چاہتا ہے اسے غلط مت سمجھنا وہ ایسا ویسا لڑکا نہیں وہ تمہیں بہت چاہتا ہے تم نے شاید کبھی نوٹ نہ کیا ہو لیکن وہ تمہیں دیکھنے کے لئے تمہارے پیچھے پیچھے گھومتا ہے۔ اکثر وہ اپنی اہم کلاسز بھی مس کر دیتا ہے یار وہ تو دیوانہ بن چکا تمہارے لئے وہ چاہتا ہے کہ تم اس سے ایک دفعہ بات کر لو" ۔

یہ کیسی باتیں کر رہی تھی اسے کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا ۔

"وہ تم سے محبت کرتا ہے تم سے شادی کرنا چاہتا ہے ہاں وہ تم سے بے بنیاد باتیں کر کے وقت ضائع نہیں کرے گا وہ تو بس تم سے ایک دفعہ بات کرنا چاہتا ہے تمہیں تنگ نہیں کرے گا ہاں ایک دفعہ بس ایک دفعہ تم اس سے بات کر لو "

وہ اپنی ہی روانی میں کہتی گئی یہ دیکھے بغیر کہ ہانیہ کی کیا حالت ہو رہی ہے اسکا چہرہ سرخ ہو رہا تھا آگ کی طرح دہک رہا تھا ۔

"سٹاپ دس پلیز"اس نے چیخ کر کہا اور عمارہ اپنا سامنہ لے کر رہ گئی ۔

New Era Magazine

پہلی دفعہ اسکے سامنے کوئی ایسی بات کر رہا تھا.اس سے پہلے کہ کچھ اور کہتی اسکے ابوا سے لینے آ چکے تھے اور وہ چلی گئی .

"کیا بات ہے بیٹا! تمہارا چہرہ اتنا سرخ کیوں ہے."اسے دیکھتے ہی انہوں نے کہا .

"کچھ نہیں ابو. شاید بخار ہو رہا سر میں درد ہے تھوڑا."اس نے بہانہ بنایا اور بائک پہ بیٹھ گئی اور گھر کی طرف روانہ ہوئے .

آج پہلی دفعہ انکا سفر اتنا خاموش گزرا .

نہ اس نے کچھ کہا نہ انہوں نے کچھ پوچھا .

****** .... ******

گھر جا کے بنا سلام کئے اپنے کمرے میں چلی گئی.تابندہ بیگم کچن میں مصروف تھیں فوراً نکلیں اور انہیں سلام کیا بیگ پکڑا اور پانی لے آئیں .

"ہانی کو بخار ہے اسے دیکھو کوئی میڈیسن دو"انہوں نے گلاس پکڑتے ہوئے پریشانی سے کہا .

"صبح تو بلکل ٹھیک تھی"تابندہ بیگم نے تشویش کا اظہار کیا .

"ہاں لیکن ابھی بخار ہے اسے "

New Era Magazine

ان سے گلاس لیااور بیٹی کے کمرے میں چلی گئیں. وہ آنکھیں بند کر کے لیٹی تھی .

"ہانی بیٹا" کتنا سکون تھا اس آواز میں. اس نے آنکھیں کھول دیں .

اب وہ ہانی کے پاس بیٹھ گئیں اور اسکے ماتھے پہ ہاتھ رکھا تو اسے بہت تیز بخار تھا .

بیٹی کو بخار میں دیکھ کر ماممتا تڑپ گئی ہانی نے انکا ہاتھ پکڑ لیا اور مسکراتے ہوئے کہا

"پریشان نہ ہوں امی شام تک ٹھیک ہو جائے گا "

"انشاءاللہ ضرور" ہانی نے انکے ہاتھ چومے .

وہ ہانی کی پیشانی پہ بوسہ دیتے ہوئے کچن میں چلی گئیں .

شام تک دوا لی اور بخار اتر گیا .

****.........****

رات کو کچھ دیر والدین کے پاس کچھ دیر بیٹھنے کے بعد اپنے کمرے میں آگئی اب وہ عمارہ کی باتوں کو سوچنے لگی اس نے خود بھی کافی دنوں سے غور کیا تھا ایک لڑکا یونی میں جہاں وہ ہوتی تھی وہیں پایا جاتا تھا لیکن زیادہ توجہ نہیں دی تھی اس نے ....

اب وہ بکس لے کے بیٹھ گئی مگر پڑھنے کو دل نہیں کیا اور پھر وہی سوچنے لگی .

"امی کو بتا دینا چاہیے" اس نے خود کلامی کی اور خود ہی اپنی تردید کی .

New Era Magazine

لیکن ساتھ ہی اس نے خود ہی کہا

"اس نے مجھے کچھ کہا تو نہیں تو کیوں بتاؤں میں خود ہی ہینڈل کر لوں گی کچھ اور کہا تو"

"ویسے بھی ایسی باتیں والدین کو تھوڑی بتائی جاتی ہیں"

انہی سوچوں میں غرقاں وہ اب آئینے کے سامنے کھڑی تھی .

آج اس نے خود کو اک الگ ہی نگاہ سے دیکھا تھا .

"کیا واقعی میں اتنی خوبصورت ہوں کہ کوئی میری اک جھلک دیکھنے کو ترسے."خود کو بہت غور سے دیکھتے ہوئے اس نے سوچا .

خوبصورت موٹی جھیل سی کالی آنکھیں کوئی بھی ان میں کھو سکتا تھا دودھیا رنگ، گلابی ہونٹ جیسے پنکھڑی کوئی گلاب کی کون کافر دیوانہ نہ ہوا ایسے حسن پہ

یوں ہی آئینے میں دیکھتے دیکھتے اسے احمر جو کہ اسکی پھوپھو کا بیٹا تھا اسکا خیال آیا جو بظاہر تو آنکھ اٹھا کے نہیں دیکھتا تھا مگر اکثر اس نے اسے چوری چوری دیکھتے دیکھا تھا. پھر اس نے موبائل دیکھا عمارہ کے ڈھیروں سوری کے میسجز آئے ہوئے تھے مگر اس نے اگنور کر دیا اور سو گئی ..

.... *

اگلے دن یونی جا کے سارا دن اس نے عمارہ کو نہیں بلایا چھٹی تک وہ اسکی منتیں کرتی رہی .

"غصہ ختم بھی کر دو ہانی پلیز"

"تم نے ایسی بات ہی کیوں کی مجھ سے "

"وہ تو کزن کافی دنوں سے اصرار کر رہا تھا تو کر دی اب معاف کر دو پلیز ہانی " نہیں تم سے بات ہی نہیں کرنی کبھی".

"آئندہ کبھی بات نہیں ہو گی اس بارے بس یہ غلطی معاف کر دو"

"اچھا کیا یاد کرو گی ہانیہ آصف نے تمہیں معاف کیا جا تجھے معاف کیا دل توڑنے والے "اب دونوں ہنسنے لگ گئیں .

"شکریہ ہانی آپکی یہ عنایت یہ ناچیز کبھی نہیں بھولے گی"

"اب زیادہ باتیں نہ بناؤ اور ٹریٹ دو جو تمہیں معاف کیا" .

"اوکے میری جان بو حکم آپکا"

اب دونوں کا رخ کینٹین کی جانب تھا .

اور وہ دو نگاہیں اسکا تعاقب کر رہی تھیں ہانی بھی جانتی تھی اور عمارہ بھی ..

****..... *****

آصف صاحب کی ایک ہی بہن تھی جسے وہ بیٹیوں کی طرح چاہتے تھے لاھور میں مقیم تھی اور کوئی بھائی نہ تھا. دو سال قبل والد کا انتقال ہوا اور اسی غم میں چھ ماہ بعد والدہ بھی چل بسیں. بہن سمعیہ جسے پیار سے سومی کہتے تھے کے تین بچے تھے ایک بیٹی اور دو بیٹے بڑا بیٹا احمر علی انجینئیر نگ کر رہا تھا اور یہ اسکا فائنل ائیر تھا دادا ابو کی خواہش تھی کہ ہانی سومی کی بہو بنے لیکن اس بات کا ذکر کبھی ہانی کے سامنے نہیں ہوا. ہانی احمر سے بہت چڑتی تھی ہر بات پہ روک ٹوک کرنا تو جیسے وہ اپنا فرض سمجھتا تھا. احمر سے چھوٹی سائرہ بہت معصوم خوبصورت اور باادب تھی ہانیہ کی ہم عمر اور کلاس فیلو تھی اور آجکل پی ایم سی (pmc) سے dpt کر رہی تھی دونوں کی گہری دوستی تھی اور سب سے چھوٹا شایان شرارتی اور ہانی کا کرائم پارٹنر.. آئی سی ایس کر رہا تھا .

چھٹیوں میں دو چھوٹے بہن بھائی رہنے آتے تھے اور ان کے جانے کے بعد گھر ویران اور چڑیا گھر بن چکا ہوتا تھا .

******......******

وہی معمول کے مطابق دن گزرتے رہے ہر دن وہی دو آنکھیں اسے اپنے حصار میں لئے رکھتیں ہانی بھی ایک لڑکی تھی آہستہ آہستہ اس کی طرف مائل ہونے لگی ان دو آنکھوں کا بے تابی سے انتظار رہتا .

"ہانی کسے ڈھونڈ رہی ہو دھیان کہاں ہے تمہارا؟؟"آج تیسرا دن تھا وہ آنکھیں غائب تھیں اور ہانی کو عجیب الجھن ہو رہی تھی ..

"کچھ نہیں عمارہ.... میں بس ایسے ہی..... شاید طبیعت ٹھیک نہیں میری ".

ہانی نے طبیعت خرابی کا بہانہ بنایا...وہ پوچھ بھی نہیں سکتی تھی عمارہ سے کہ خود ہی اسکا زکر کرنے سے منع کیا تھا خود کو بہت مضبوط کرنا چاہتی تھی کہ کسی بھی نامحرم کی بات کا دل پہ اثر نہ ہو مگر یہاں تو بات بھی نہیں ہوئی اور دل بے قرار تھا ..

"یااللہ یہ عمارہ خود ہی اسکی بات کرے"اس نے دل میں دعا کی

"تمہیں ایک بات بتاؤں ناراض نہ ہونا ہانی پلیز"عمارہ نے کہا ..

"ہاں بتاؤ نہیں ہوتی ناراض"ہانی نے بے صبری سے کہا.

"وہ اس لڑکے نے تمہارے لئے خودکشی کی کوشش کی کیوں کہ تم اس سے بات نہیں کرنا چاہتی تین دنوں سے وہ ہاسپٹل ایڈمٹ تھا کل ڈسچارج ہوا.یار پلیز ایک دفعہ اس سے بات کر لو."

ہانیہ کا دل زور سے ڈھرکنے لگا ..

"لیکن میں اس سے بات کیسے کروں؟"

"میرے پاس اسکا نمبر ہے تم بس ایک رفعہ بات کر لینا"

New Era Magazine

"امی سے کیا کہوں گی؟"

"امی کو نہ بتانا تم نے کونسا ہر روز اس سے بات کرنی ہے"

"ہاں یہ بھی ٹھیک ہے"

ہانیہ بہت دیر تک سوچتی رہی ...

انسان اپنی سوچوں کا غلام ہی رہتا ہے کبھی نفس حاوی ہوتا اور کبھی ضمیر

***** .... ****

گھر جا کے بھی وہ بہت دیر تک سوچتی رہی پھر اس نے عمارہ کو میسج کیا ..

"عمارہ میں اسے میسج نہیں کروں گی اس نے بات کرنی ہے تو اسے کہو خود میسج کرے ".

"اچھا میں کہتی ہوں" فوراً جواب آیا .

کچھ ہی دیر میں اسکا میسج آ گیا ..

اور بات شروع ہو گئی پتہ ہی نہ چلا ایک گھنٹہ گزر گیا .

اب تو ہانیہ اسکی باتوں کی بھی دیوانی ہو گئی ...

" ہانیہ آپ نے فرقان جاوید کو اپنا دیوانہ بنا دیا جس نے کبھی لڑکیوں کو آنکھ اٹھا کے بھی نہ دیکھا تھا وہ آپ کے راستوں میں کھڑا ہوتا رہا کہ شاید کبھی نظر کرم ہو جائے "

اور ہانیہ ان باتوں سے شرما جاتی ..

****** .... *****

ایک دفعہ بات کرنی تھی مگر اب تو روز ہونے لگی ہر نیا دن اس کے لئے نئی مسرت و خوشی لے کر آتا اسے اپنا آپ بہت خاص لگنے لگا اسے محسوس ہوتا وہ کسی اور ہی دنیا میں ہے اب .. رات کو بہت دیر تک اس سے بات ہونے لگی والدین کے پاس بیٹھنا بہت کم کر دیا آصف صاحب نے تابندہ بیگم سے کہا بھی کہ بیٹی پہ توجہ دو بہت کم بیٹھتی ہمارے پاس تو تابندہ بیگم نے کہا

"آپ کو پتہ تو ہے کہ پڑھائی کا کتنا برڈن ہوتا کیا کرے بیچاری "

مگر آصف صاحب کو کچھ اور ہی وہم ہو رہا تھا ...

"یونی جانے لگ گئی ہے میں تو کہتا ہوں کہ سومی سے بات کر کے احمر سے اسکا نکاح پڑھوا دیں "

"کر دی ناروایتی مردوں والی بات ابھی پڑھ تو لینے دیں اسے "

"مرد کو روایتی مرد ہی ہنا چاہئے تابندہ بیگم تا کہ اپنے گھر کی عزت محفوظ رکھی جا سکے اولاد کو بے جا آزاد کر دیا جائے تو ایک دن بہت برا وقت دیکھنا پڑ جاتا"

"اللہ نہ کرے یہ کیسی باتیں کر رہے آپ "بے اختیار انہوں نے کہا .

"جی اللہ نہ کرے "آصف صاحب نے بھی کہا .

******** .... *******

فرقان بہت زد کرتا تھا کسی ریسٹورنٹ میں اس سے ملنے کی مگر وہ ہر بار انکار کر دیتی تھی یونی میں وہ ملنا نہیں چاہتا تھا اور باہر وہ جانا نہیں چاہتی تھی .

"میری جان اپنا دیدار ہی کروا دو یار"

"میرے دیوانے یونی میں دیکھ تو لیتے ہو "

"نہیں نا اپنی پک بھیجو پلیز ہانی "

"نہیں فرقان پک نہیں بھیجوں گی میں "

دیکھو چار ماہ ہو گئے ابھی بھی آپکو مجھ پہ یقین نہیں"

"یقین ہے"

New Era Magazine

"توپھر" ....

"توپھر ہمارے تعلق کو چار ماہ ہوئے ہیں ابھی اور میرے والدین کو جو پچھلے بیس سالوں سے مجھ پہ یقین ہے اسکا کیا.... میمیں پہلے ہی انکا اعتبار توڑ رہی ہوں اور نہیں توڑنا چاہتی "

"ٹھیک ہے جیسے آپکی مرضی"

"فرقان"

"جی"

"میں بہت پریشان ہوں آپ کب بھیجیں گے گھر والوں کو"

"بس ایک سال اور انتظار کر لو میرا بی ایس کمپلیٹ ہو جائے پھر لے آؤں گا آپکو" ...

" صحیح"

"پریشان کیوں ہو ہانی میری جان"

"امی جان نے بتایا ہے کہ ابو نے میرا نکاح کزن سے کرنے کا فیصلہ کیا ہے "

" یہ نہیں ہو سکتا ہانی آپ بس میری ہیں آپ روکیں انہیں"

"ہاں میں روک لوں گی ابو میری ہر بات مانتے ہیں"

ایسا نہیں ہونا چاہیے کبھی نہیں میں تو مر جاؤں گا ہانی "

New Era Magazine

"اللہ نہ کرے آپکو کچھ ہو"

******* .... *******

فرقان کو نا جانے کیا ہوا تھا دیر سے ریپلائی آنے لگ گیا پہلے کی طرح وہ چاہت نظر نہ آتی ہانیہ نے بہت پوچھا تو اس نے بتایا کہ گھر میں کچھ مسائل چل رہے ہے تو اس لئے تھوڑا پریشان ہوں .

ہانیہ بھی پریشان رہنے لگ گئی امی سے اس نے کہا کہ میں نے ابھی نکاح نہیں کرنا لیکن اس کی امی نے کہا تمہارے باپ کا حکم ہے انہیں بہت مان ہے تم پہ کہ تم انکی بات نہیں ٹالو گی ...

ایک طرف باپ کا مان تھا تو دوسری طرف اپنی محبت کس کو اپنا تاء کسے چھوڑتی...

مشرقی لڑکیاں زیادہ تر اپنے دل کے ارمان اپنے بزرگوں کی خاطر پس پشت ڈال کے اپنی محبت کو پاؤں تلے روند کر سسکتے اور چیختے دلوں کے ساتھ بے بسی کی تصویر بنے والدین کے مان کا تاج سر پہ سجائے رخصت ہو جاتی ہیں

ہانیہ کو سب کچھ ختم ہوتا نظر آیا اسے اپنی محبت کی قربانی دینی تھی اپنے گھر والوں کی محبت کا پاس رکھنا تھا وہ تو محبت میں اندھی ہو چکی تھی اسے فرقان جاوید کے علاوہ کچھ دکھائی ہی نہیں دیتا تھا اسے اگلی زندگی بہت مشکل نظر آئی اب اس نے خود بھی فرقان

سے بات کرنا کم کر دی اسے اب اس خواب کو اپنی آنکھوں سے نوچ کے کسی ویرانے میں پھینک آنا تھا اس نے اپنے دل کا ہر وہ راستہ بند کرنا تھا جو فرقان جاوید تک جاتا تھا..
وہ بے بس ہو چکی تھی ...

****** .... ******

فروری کا مہینہ تھا اور وہ باغیچے میں اداس بیٹھی تھی اسے چاہیئے تھا کہ وہ اپنی ماں کو تو اس راز سے واقف کر دے مگر ہمت نہیں ہو رہی تھی. اس میں ہمت ختم ہو چکی تھی اب اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ گھر میں بتادے گی فرقان بارے اپنی محبت بارے ...
فرقان سے بھی اس نے اصرار کیا کہ وہ بھی اپنے گھر بتائے اور اسکے گھر بھیجے فرقان نے بھی امید دلائی تھی کہ بہت جلد وہ یہ کرے گا .
اگلے ہی دن سمیعہ پھپھو آ گئی ہانیہ بہت اداس ہو گئی انکے آنے پہ پہلے والا جوش جزبہ سب ختم ہو گیا .
"ہانی مجھے کیوں لگتا ہے کہ تم ہمارے آنے سے خوش نہیں ہو" سائرہ نے رات کو اس سے شکایت کی

"نہیں یار تمہارا وہم ہے بھلا میں نے کیوں خوش نہیں ہونا" دل تو کہہ رہا تھا کہ کہہ دے ہاں تم لوگ چلے جاؤ اب میں نہیں برداشت کر سکتی تم لوگوں کا ادھر آنا .

اب فرقان سے بھی بات نہیں ہو سکتی تھی ان کے ہوتے ہوئے رات کو جب سائرہ سو جاتی تو وہ تھوڑی دیر بات کر لیتی اسکا دل چاہتا تھا کہ یہاں سے کہیں دور چلی جائے جہاں صرف فرقان ہو اور وہ ہو ...

لڑکیاں بھی کتنی عجیب ہوتی ہیں ایک اجنبی کی محبت کے لئے ماں باپ کی ڈھیروں محبتوں کو فراموش کر دیتی ہیں .

****** ...... *****

آج 14 فروری تھی اور آج ہی ان لوگوں نے واپس چلے جانا تھا طے یہ ہوا تھا کہ دو ماہ بعد نکاح کر دیا جائے گا ہانی کو جسم سے جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی مگر ابھی بھی اسے امید تھی کہ وہ زد کرے گی تو ابو مان جائیں گے .

سائرہ آج اسے بہت مشکلوں سے بازار لے کر گئی تھی. بادل نخواستہ اسے جانا پڑا واپسی پہ ریسٹورنٹ سے کھانا کھانے کی زد کرنے لگی تو ہانی نے مان لی اسکی بات کھانے کو تو اسکا دل کرتا نہیں تھا آجکل مگر ایک خوشی تھی کہ آج وہ لوگ چلے جائیں گے. ریسٹورنٹ

میں سائرہ بار بار اسے کوئی نہ کوئی کپل دکھاتی تقریباً سب ہی سرخ جوڑوں میں ملبوس تھے .

"واہ ماشاءاللہ دیکھو ہانی کتنے خوبصورت ہیں دونوں "

"چھوڑو سائرہ یہ سب ہوتا رہنا یہاں "

"نہیں نہیں دیکھو تو سہی وہ اب اسے گلاب دے رہا ہے میں پک بنانے لگی "

ہانیہ کی بیک سائیڈ پہ وہ خوبصورت جوڑا بیٹھا تھا.. تصویر بن چکی تھی اور اب ہانیہ کو دکھائی جا رہی تھی

ہانیہ کو اپنی نظروں پہ یقین نہیں آیا آنکھوں کو جھپک کے دیکھا اسے لگا شاید کیمرے میں کوئی نقص ہے اس نے گردن گھما کے تصدیق کرنا چاہی نہ یہ نظروں کا دھوکہ تھا اور نہ ہی کوئی اور نقص سامنے اسکے اسکی کل کائنات یعنی اسکا فرقان بیٹھا تھا اور اس کے ساتھ بیٹھی لڑکی اب جس کے وہ ہاتھ پکڑ کے اپنے ساحرانہ لہجے میں بات کر رہا تھا وہ لڑکی بھی یونی کی ہی تھی ہانیہ جانتی تھی اسے کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ کی ٹاپر .

ہانیہ کو اک پل کو زمین پاؤں تلے سے سرکتی ہوئی محسوس ہوئی کیسے ممکن تھا یہ وہ تو محبت تھا اسکی محبت تھا وہ تو سب سے الگ تھا ایسا کیسے کر سکتا تھا اس کے ساتھ مگر ایسا ہو چکا تھا .

اس نے نکلتے ہی اسے میسج کیا

"فرقان "

"جی میری جان "

"کیا ہو رہا "

"کیا ہونا اپنی جان کی یادوں میں گھرا بیٹھا ہوں گھر میں بور ہو رہا ہوں "کیسے وہ یہ سب کر لیتا تھا .

"آپ کیا کر رہی ہیں "

"اپنی کزن ساتھ McDonald's سے نکل رہی ہوں اس وقت "

"اچھا "

اس نے سائرہ سے وہ پک لے کر اسے سینڈ کی اور اس سے پہلے کہ وہ کوئی اور میسج کرتا اسے بلاک کر دیا .

****** .... ******

اب اسے اسکی حقیقت کا علم ہو چکا تھا وہ سب خودکشی والا ڈرامہ تھا ناٹک تھا صرف اور صرف اسکی توجہ حاصل کرنے کے لئے، اب وہ جان گئی تھی کہ وہ اس سے یونی میں

کیوں نہیں ملنا چاہتا تھا تاکہ اسکا مان قائم رہے جن لڑکیوں کو بے وقوف بنا رہا ہے ان پہ اسکا راز نہ کھلے، اب اسے سمجھ آئی تھی کہ کیوں وہ اسے دیر سے ریپلائی کرنے لگ گیا تھا.. کاش یہ سب کچھ پہلے معلوم ہو جاتا کاش .....

آج پانچ دن ہو گئے تھے وہ یونی نہیں جا رہی تھی اور آج اس نے اپنی ماں کو سب کچھ بتا دیا آصف صاحب جو اسکی خیریت دریافت کرنے آ رہے تھے وہیں رک گئے مان ٹوٹ چکا تھا مگر انہیں ہمت سے کام لینا تھا یہاں انہیں روایتی مرد نہیں بننا تھا اپنی بیٹی کو حوصلہ دینا تھا. وہ آگے بڑھے اور ہانی کو گلے سے لگا لیا ..

"بیٹا تم نے ہمت سے کام لینا ہے اب تم سے جانے انجانے میں جو غلطی ہو گئی سو ہو گئی مگر میں تمہارے ساتھ ہوں. تم نے چپ نہیں رہنا اب یہ صرف تمہاری نہیں بلکہ تم جیسی اور لڑکیوں کی عزت کا بھی سوال ہے کچھ بھی ہو جائے اب تم اسے سب کے سامنے بے نقاب کرو گی. میں تمہارے ساتھ ہوں کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں "

دونوں ماں باپ اسے حوصلہ دے کے جا چکے تھے اور اب وہ خود سے عزم کر رہی تھی کہ وہ اسے سب لڑکیوں کے سامنے بے نقاب کرے گی چاہے اس کے لئے اسے بدنامی مول ہی کیوں نہ لینی پڑے .

" آنکھ کھلی تو منظر دھل گئے سارے خادی

اک عرصہ جو تیرے دھوکے میں جیا تھا"

پچھلے چھ ماہ سے وہ جو خواب دیکھ رہی تھی جس خواب کے پیچھے دیوانہ وار بھاگ رہی تھی آج اسے پتہ چلا کہ وہ خواب نہیں سراب تھا انتہائی خوفناک سراب ...

اور ہم سراب کے پیچھے بھاگتے بھاگتے حقیقی محبتوں کو فراموش کر دیتے ہیں

وہ جانتی تھی اس لڑکی کو وہ کیمسٹری ڈیپارٹمنٹ کی لڑکی تھی اب اسے پتہ تھا کہ اسے کیا کرنا ہے اسے اس لڑکی کو بھی بچانا تھا اس درندے سے اور اسکے سراب سے اور اس جیسی باقی لڑکیوں کو بھی آگاہ کرنا تھا کہ خدارہ ان جھوٹی محبتوں کے پیچھے اپنے ماں باپ کو دھوکا نہ دو جو تمہاری قسمت میں لکھا جا چکا ہے وہ مل کے رہے گا ہر حال میں .اب اسے کسی کا ڈر نہیں تھا کہ دنیا کی اتنی بڑی طاقت اسکا باپ اسکے ساتھ تھا ...

اس نے اللہ سے معافی مانگی اور شکر ادا کیا کہ اسے اس سراب کی حقیقت کا علم ہو گیا ....

New Era Magazine

****

نوٹ

اک سراب از خدیجہ مظہر خادی کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیاہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہوا گر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تاکہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کا طلبگار

ادارہ(نیوایرا میگزین)

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین